خدا کی توحید پر دلیل عقلی

از قلم حضرت شیخ الحدیث مولانا خیر محمد صاحب مدظلہ، خلیفۂ مجاز حضرت حکیم الامۃ مولانا تھانوی مہتمم مدرسہ خیر المدارس ملتان

ادارہ الحق حضرت مولانا مدظلہ کا ممنون ہے کہ انہوں نے ضعف و نقاہت اور بیماری کے باوجود ہماری درخواست کو شرف قبولیت بخش کر مندرجہ ذیل مختصر مگر گرانمایہ رشحات قلم سے نوازا اللہ تعالیٰ حضرت مولانا موصوف کو صحت کاملہ و عافیت تامہ عطا فرمائے۔ (ادارہ)

اگر نعوذ باللہ متعدد معبود مثلاً دو فرض کئے جائیں تو ان میں سے کسی کا عاجز ہونا ممکن ہے یا دونوں کا قادر ہونا ضروری ہے۔ شق اول محال کیونکہ عجز منافی وجوب وجود۔ اور شق ثانی پر اگر ان میں سے ایک نے کسی امر مثلاً ایجاد زید کا ارادہ کیا۔ تو دوسرا اس کے خلاف کا ارادہ کر سکتا ہے یا نہیں۔ اگر نہیں کر سکتا۔ تو اس کا عجز لازم آئے گا جو منافی وجوب وجود کے ہے۔ اگر کر سکتا ہے تو اس پر ترتب مراد کا ضروری ہے یا نہیں۔ اگر ضروری نہیں تو تخلف مراد کا ارادہ قادر مطلق سے لازم آئے گا۔ جو کہ محال ہے۔ اگر ضروری ہے تو مختلف مرادوں کا اجتماع لازم آئے گا۔ کیونکہ ایک واجب کے ارادہ پر ایک مراد مرتب ہوئی اور دوسرے واجب کے ارادہ پر دوسری مراد اس مراد اوّل کی ضد مرتب ہوئی۔ اور اجتماع ضدین لازم آیا۔ اور یہ محال ہے۔ اور امر مستلزم محال کو محال ہے تو تعدد واجب کا محال ہے۔ پس وحدتِ واجب ثابت ہوئی وہو المطلوب۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ لوکان فیھما آلھۃ الا اللہ لفسدتا۔ الآیۃ "یعنی زمین اور آسمان میں اگر اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور معبود واجب الوجود ہوتا تو دونوں کبھی کے درہم برہم ہو جاتے ______" کیونکہ عادتاً دونوں ارادوں اور افعال میں تزاحم ہوتا۔ اور اس کے لئے فساد لازم ہے۔ لیکن فساد واقع نہیں ہے۔ اس لئے تعدد آلہہ بھی منفی ہے۔ اگر کوئی یہ کہے کہ دونوں خدا آپس میں صلح اور مشورے سے کام کر لیا کریں تو یہ فساد نہ ہوگا۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ اس صلح اور مشورہ کی احتیاج اور ضرورت خدا کے لئے کیوں پڑی۔ صلح تو اسی وقت کی جاتی ہے جب کوئی اپنے مخالف پر غلبہ پانے سے مجبور اور عاجز ہو جاتا ہے۔ اور عاجز ہونا یا محتاج ہونا خدا کی شان کے خلاف ہے ______ (از قلم خیر محمد عفا اللہ عنہ، از ملتان)